سوال

وسوسے کے شکار شخص نے کئی ایک قسمیں اٹھائیں کہ وہ عمل باربار نہیں کریگا، لیکن قسم توڑدی، اس پر بہت سی قسمیں اور عہد جمع ہوچکے ہیں، جس کی تعداد کا علم اللہ ہی کو ہے، اور اسے وسوسہ کی بیماری بھی ہے، سابقہ قسموں کا کفارہ کیسے ادا کرے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

جس شخص نے بھی کئی ایک قسمیں اٹھائیں، اور قسم توڑدی اور کسی ایک کا بھی کفارہ ادا نہ کیا تو اس کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

ایک ہی چیز پر قسم اٹھائی گئی ہو، مثلا وہ یہ کہے : اللہ کی قسم میں سگرٹ نوشی نہیں کرونگا، پھر قسم توڑدے، اور اپنی قسم کا کفارہ ادا نہ کرے، پھر دوبارہ قسم اٹھائی کہ وہ سگرٹ نوشی نہیں کریگا، اور پھر قسم توڑدے تو اسے ایک کفارہ ہی لازم آئیگا

دوسری حالت :

اس کی قسمیں مختلف قسم کے کاموں پر ہوں، مثلا وہ اس طرح کہے : اللہ کی قسم میں سگرٹ نوشی نہیں کرونگا، اللہ کی قسم میں فلاں جگہ نہیں جاؤنگا، اور پھر ان سب قسموں کو توڑدے، تو کیا اس پر ایک ہی کفارہ لازم آتا ہے یا قسموں کی تعداد کے مطابق ؟

اس مسئلہ میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، جمہور کے ہاں کفارہ قسموں کی تعداد کے مطابق ہوگا، اور حنابلہ یہ کہتے ہیں کہ : اس پر ایک کفارہ ہی لازم آتا ہے

لیکن اس میں راجح مسلک جمہور علماء کا ہے؛ کیونکہ اس نے مختلف کاموں پر قسمیں اٹھائیں تھیں، اس لیے ایک قسم توڑنے سے دوسری نہیں ٹوٹتی، اور یہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہونگی

المغنی ابن قدامہ (406/9) بھی دیکھیں

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

میں نوجوان ہوں اور میں نے تین بار سے زیادہ قسم اٹھائی کہ میں حرام کام کے ارتکاب سے توبہ کرونگا، میرا سوال یہ ہے کہ :

کیا مجھ پر ایک کفارہ لازم آتا ہے یا کہ تین، اور کفارہ کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"آپ کے ذمہ ایک ہی کفارہ ہے اور وہ یہ کہ: دس مسکینوں کو کھانا دینا، یا انہیں لباس مہیا کرنا، یا ایک غلام آزاد کرنا، اور جو یہ نہ پائے تو وہ تین روز رکھ لے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہارا لغو قسموں میں مؤاخذہ نہیں کرتا، لیکن اس کا مؤاخذہ کرتا ہے جو تم نے پختہ قسم اٹھائی ہے، اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا دیا جائے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو، یا ان کے کپڑے دینا، یا ایک غلام آزاد کرنا، اور جو یہ نہ پائے تو وہ تین یوم کے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم اٹھاؤ، اور تم اپنی قسموں کا خیال رکھو المآئدۃ (89).

اور اسی طرح کسی ایک فعل کے کرنے یا کسی ایک چیز کے کرنے پر ہر قسم چاہے اس میں تکرار ہو تو اس میں پہلی کا کفارہ نہ دیا گیا ہو تو ان سب میں ایک کفارہ ہی ہو گا، لیکن اگر پہلی قسم کا کفارہ ادا کر دیا گیا ہو اور پھر دوبارہ قسم اٹھائی تو قسم توڑنے کی صورت میں اس پر دوبارہ کفارہ ہو گا، اور اسی طرح اگر تیسری بار اٹھائے اور دوسری کا کفارہ ادا کر دیا ہو تو اس کے ذمہ تیسرا کفارہ ہو گا

لیکن اگر اس نے کئی ایک افعال کرنے یا متعدد افعال ترک کرنے پر تکرار کے ساتھ قسمیں اٹھائیں تو اس کے ذمہ ہر قسم کا کفارہ ہے، مثلا اگر وہ کہے:

اللہ کی قسم میں فلاں شخص سے کلام نہیں کرونگا، اللہ کی قسم میں کھانا نہیں کھاؤنگا، اللہ کی قسم میں اس جگہ کا سفر نہیں کرونگا، یا یہ کہے: اللہ کی قسم میں فلاں شخص سے ضرور کلام کرونگا، اللہ کی قسم میں اسے ضرور مارونگا، یا اس طرح کی دوسری کلام کرے

مسکین کو کھانا دینے میں واجب یہ ہے کہ ہر مسکین کو نصف صاع اپنے علاقے میں کھایا جانے والا غلہ دیا جائے، جو تقریبا ڈیڑھ کلو بنتا ہے

اور کپڑے میں وہ چیز دی جائیگی جو نماز کی ادائیگی میں کفائت کرتی ہو مثلا قمیص اور سلوار، یا تہہ بند، اور اگر انہیں وہ دوپہر یا رات کا کھانا کھلا دے تو اوپر بیان کردہ آیت کی عموم کے مطابق کفائت کر جائیگا

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے" انتہی

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (145/23).

دوم:

اگر جس شخص کے بارہ میں سوال کیا گیا ہے وہ وسوسہ کا شکار ہے اور اس نے یہ قسمیں وسوسہ کی تاثیر کے تحت بغیر کسی قصد اور ارادہ کے اٹھائی ہیں اور اسے قسم اٹھانے کی رغبت بھی نہ تھی تو اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آتا

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"وسوسہ میں شکار شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی چاہے وہ زبان سے الفاظ بھی ادا کر دے جب تک قصد نہ ہو، کیونکہ وسوسہ کے شکار شخص سے یہ الفاظ بغیر کسی ارادہ اور قصد کے ادا ہوتے ہیں، بلکہ وسوسہ کی قوت اور قلت مانع کی وجہ سے وہ یہ الفاظ کہنے پر مجبور اور مکرہ ہوتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اکراہ میں طلاق نہیں ہوتی"

سنن ابو داود حدیث نمبر (1874).

اس لیے اگر وہ حقیقی ارادہ اور اطمنان کے ساتھ نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی، تو یہ چیز اس پر بغیر کسی قصد اور ارادہ اور اختیار کے ٹھونسی گئی ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی" انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (277/3).

اور جب طلاق میں یہ مسئلہ ہے تو پھر قسم کے باب میں بدرجہ اولی ہوگا، کیونکہ نکاح کا معاملہ تو قسم کے معاملے سے بھی زیادہ عظیم ہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

38602